موضوع:

# پاکستان کے طاغوتی نظام کی حقیقت

بیان:

مجاہد عالمِ دین

## مولانا عبدالحنان حفظہ اللہ

(تحریکِ طالبان پاکستان، اورکزئی ایجنسی)



الموحدین ویب سائٹ ٹیم پیش کرتے ہیں

# پاکستان کے طاغوتی نظام کی حقیقت

بیان مجاہد عالم دین

مولانا عبد الحنان حفظہ اللہ

(تحریک طالبان پاکستان اور کرزئی ایجنسی)




اخوانکم فی الاسلام:

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website: http://muwahideen.co.nr
Email: help@tawhed.webege.com

# پاکستان کے طاغوتی نظام کی حقیقت

هُوَ الَّذِيٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ (التوبۃ:۳۳)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو دنیا میں اس لئے بھیجا کہ وہ دینِ اسلام کو ہاتھ میں لے کر دنیا کے تمام ادیان پر غالب کر دیں۔ دینِ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنا یہ ہمارے رسول ﷺ کا کام تھا اور یہی کام آپ ﷺ کا فرضِ منصبی تھا۔ یہ دینِ اسلام آپ ﷺ کو غالب کرنا ہے چاہے تلوار سے ہو چاہے دعوت سے ہو۔ جس طریقے سے بھی ہو لیکن اس دینِ اسلام کو غالب کرنا ہے۔ یہ آپ ﷺ کی ذمہ داری تھی اور آپ ﷺ نے اس کام کو سرانجام بھی دیا۔ آپ ﷺ نے دینِ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کیا اور اس کے لئے جو بھی قربانیاں آپ ﷺ نے دیں وہ ہمارے سامنے ہیں۔ اب ہمارا کیا کام ہے؟ آپ ﷺ کے بعد ہمارا کام بھی یہی ہے کہ ہم دینِ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کریں گے انشاء اللہ۔ لیکن آپ ﷺ نے اسلام کو کیسے غالب کیا؟

جب نبی کریم ﷺ مکہ میں تھے تو آپ ﷺ یہ کلمہ لوگوں کے سامنے لائے کہ "قو لو لاالہ الا اللہ تفلحو" لوگوں تم لاالہ الا اللہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے۔ لیکن مکہ میں لاالہ الا اللہ کا مقصد کیا تھا کہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو اور ہم کو جو ذمہ داری دی ہے وہ ذمہ داری یہ ہے کہ تم طاغوت کو مغلوب کرو۔ اس کو ختم کرو اور مقامِ طاغوت شرک تھا۔ اس لئے آپ ﷺ نے یہی معنی دیئے کہ تم شرک مت کرو۔ توحید کی طرف آجاؤ، لاالہ الا اللہ کی طرف آجاؤ اور خالصتاً اللہ کے بندے بن جاؤ۔ لیکن جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ میں بھی اسی کلمہ کی طرف بلایا لوگوں تم لاالہ الا اللہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے ۔لیکن ادھر یہودی لوگ تھے ،نصرانی لوگ تھے ۔مدینہ منورہ میں طاغوت یہی یہودیت اور نصرانیت تھی۔ بالآخر آپ ﷺ نے دینِ اسلام یہودیت پر نصرانیت پر شرک پر غالب کر دیا۔ اور اس کے لئے کتنی قربانیاں دیں وہ سب ہمارے سامنے ہیں۔

اب ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم بھی طاغوت کے خلاف لڑیں گے اور دینِ اسلام کو طاغوت پر غالب کریں گے۔ لیکن ہمارے زمانے میں طاغوت کیا ہے؟ یہ جاننا ضروری ہے۔ آج کے زمانے میں دنیا میں طاغوت کیا ہے جس کے خلاف ہم جہاد کریں؟ آج کا طاغوت وہ نظام ہے جو نظام اسلام کے خلاف ہو۔ کئی سال پہلے یہود نے یہ مشورہ کیا تھا۔ وہ بہت میٹنگز کرتے تھے اور ان کی میٹنگز ایسی ہوا کرتی تھیں جو سال کے بعد ہوتی تھیں۔ اور ایسی میٹنگز بھی ہوتی تھیں جو مہینے کے

بعد ہوا کرتی تھیں۔ اور ایسی میٹنگز بھی ہوتی تھیں جو ہفتے میں ہوتی تھیں اور ایسی میٹنگز بھی ہوتی تھیں جو روزانہ ہوتی تھیں۔ اور وہ سوچتے کیا تھے ؟ وہ یہ سوچتے تھے کہ ہم دنیا میں مغلوب ہیں۔ ہر مذہب والے آکر ہم کو ہراساں کرتے ہیں۔ ہر مذہب والے آکر ہم کو ذلیل کر دیتے ہیں اس لئے کوئی ایک راستہ نکالنا چاہیے کہ ہم اس ذلت سے بچ جائیں۔ ہم اس ذلت سے نکل جائیں ۔ایسا ایک راستہ بنانا چاہیے۔ اس لئے کئی کئی میٹنگز ہوتی تھیں۔ لیکن یہ ایک سوچ میں کامیاب ہوگئے انہوں نے یہ سوچا کہ ہم ایک سیکولر نظام بنائیں گے۔ اور یہ سیکولر نظام ہم دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ اور ایسا نظام بنائیں گے جو تمام دنیا والوں کو پسند ہو۔ یہود نے سوچا کہ ہمارے لئے فائدہ یہ ہو گا کہ ہم اس نظام میں ایسی ایسی چیزیں بنائیں گے کہ اس کی وجہ سے لوگوں سے اپنے مذہب کی غیرت نکل جائے گی۔ تمام دنیا والوں کے دلوں سے اپنے مذہب کا جنازہ نکل جائے گا۔ مثلاً مسلمان لوگ ہیں ان کے سامنے پیش کریں گے اور ایسے طریقے سے کریں گے کہ وہ قبول بھی کریں۔ اور ان کے دلوں سے اسلام کی غیرت جو ہے وہ بھی نکل جائے۔ ایسے طریقے سے کریں گے کہ نصاریٰ بھی اسے قبول کریں گے۔ اور ان کے دلوں سے نصرانیت مذہب کی غیرت نکل جائے گی۔ بدھ مت والے ایسا کریں گے اور ہندو مت والے بھی ایسا کریں گے۔ مطلب یہ کہ ہر مذہب والا یہ قبول کرے گا اور اس نظام میں ہم ایسی چیز رکھیں گے کہ ان کے دلوں سے ان کے مذہب کی غیرت نکل جائے (۔ یہ ہے سیکولر نظام۔ سیکولر کا مطلب ہے لادینیت۔ لادینیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی دین نہیں ہے۔ یعنی ایسا کوئی دین نہیں ہے جس کا تعلق وحی کے ساتھ ہو۔ جیسے تورات، زبور انجیل اور قرآن مجید۔ باقی اور کتابیں جن کا تعلق وحی کے ساتھ ہے) انہوں نے اسے سیکولر "لادینیت" کا نام دیا جس کا تعلق وحی کے ساتھ نہ ہو گا۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ یہ دین تو ضرور ہے مگر وحی سے اس کا تعلق قطعاً نہیں ہے۔ انہوں نے اس سیکولر نظام کے پانچ بڑے ستون بنائے اور یہ نظام انہی بنیادوں پر چل رہا ہے۔

ا۔ جمہوریت

۲۔ اقتصادیات یعنی سرمایہ دارانہ نظام

۳۔ معاشرت مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو کس طرح کی زندگی دینی ہے۔ لوگ کیسے زندگی گزاریں گے۔

۴۔ وطنیت یعنی وطن کی محبت دل میں رکھنا۔

۵۔ عدالت

## ا۔ جمہوریت

جمہوریت کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو ہم اکثریت کی طرف لاتے ہیں یعنی لوگ جس طرف زیادہ جائیں وہی راہ ہم اختیار کریں مثلاً ہم ایک نمائندہ انتخابات کے لئے کسی علاقے سے کھڑا کر دیں گے۔ اس میں جس نے زیادہ ووٹ حاصل کیا تو

وہ ایک بندہ ان سب لوگوں کی رائے اور نظریہ پارلیمنٹ میں لے جائے گا۔ تو ادھر ایک بندہ بات کرے گا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ سب لوگ بات کر رہے ہیں۔ ان سب لوگوں نے اس کو ووٹ دیا ہے۔ اب جب بہت سارے پارلیمنٹ میں آجائیں تو یہ پورے ملک کے لوگوں کی رائے لائے۔ جب یہ تین سو لوگ بولتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ پورا ملک بولتا ہے۔ تو یہ تین سو لوگ ملکی نظام چلانے کے لئے ایک قانون بناتے ہیں۔ پھر اس پر ہر رکن دستخط کرتا ہے۔ مختصراً یہ کہ وہ قانون خود بناتے ہیں اور دستخط بھی خود کرتے ہیں۔ یہ شرک ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے سامنے اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کا قانون ہے۔ وہ ختم نہیں ہوا۔ تو پھر یہ قانون بنانے کا کیا مقصد؟ تو جب ہم قانون بناتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کا جو قانون ہے وہ ہمیں منظور نہیں ہے۔ وہ ہمیں نہیں چاہیے۔ اس سے ہمارا ملک نہیں چل سکتا بلکہ ہمیں اپنا قانون بنانا چاہیے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم قرآن و حدیث کے انکاری ہیں جبھی تو ہم یہ قانون بناتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ کفر ہے۔ تو جو قانون وہ ادھر بناتے ہیں وہ کفری قانون ہے۔

پھر اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اس پارلیمنٹ میں بڑے بڑے علماء تھے۔ بڑے بڑے شیوخِ احادیث آئے تھے۔ یہ سوال غلط ہے۔ اس لئے وہ علماء چاہتے تھے کہ ہم پارلیمنٹ سے اسلام کو نافذ کریں گے۔ یہ غلط اس لئے کہ پاکستانی قانون ایک گندگی ہے۔ اگر وہ پارلیمنٹ کے ذریعے اس گندگی کو صاف کر کے شریعت لاتے ہیں۔ تو ایک گندگی سے دوسری گندگی کو کیسے صاف کر سکتے ہیں؟ دوسری بات اہم ہے کہ جب یہ لوگ پارلیمنٹ کہ اندر جاتے ہیں تو اسپیکر کو یہ حلف دیتے ہیں کہ آپ یہ حلف اٹھاؤ کہ میں اس پارلیمنٹ میں جاتا ہوں اور میں قسم کھاتا ہوں کہ اس قرآن پر کہ میں پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ یعنی جو کفری قانون ہے اسے تسلیم کروں گا۔ تو یہ اپنے کفر پر قسم اٹھاتے ہیں۔ اپنے کفر پر حلف اٹھاتے ہیں۔

## ۲۔ اقتصادیات

ملک کا معاشی نظام ہم کیسے بنائیں گے؟ ملک کو ہم کیسے مظبوط کریں گے۔ اس کے لئے یہ لوگ بہت حرام کام کرتے ہیں۔ مثلاً بینکاری، اس میں سارا سود چلتا ہے۔ یہ سود والے نظام کو حلال کام سمجھتے ہیں۔ اگر حرام کام سمجھتے تو کہتے کہ ہم حرام کام کرتے ہیں۔ لیکن یہ حکمران اس کو حلال بھی سمجھتے ہیں۔ اور حرام چیز کو حلال سمجھنا کفر ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں 21ویں صدی کے حساب سے۔ مثلاً بیع فاسد کرتے ہیں۔ جیسے ایک بندہ امریکہ جائے ادھر ایک کروڑ میں ایک جہاز کسی بھی مال کا خریدے اور پوچھے یہ پاکستان کب پہنچے گا؟ وہ کہتے ہیں کہ ایک مہینے میں پہنچے گا۔ ابھی اس جہاز کے پہنچنے میں دو تین دن ہوتے ہیں۔ تو اس بندہ کے پاس دوسرا بندہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ مجھے یہ جہاز ڈیرھ کروڑ میں بیچ دیں۔ تو وہ اس کو ڈیڑھ کروڑ میں بیچ دیتا ہے۔ تیسرا بندہ آکر اسے تین کروڑ میں خرید تا ہے۔ چوتھا پانچ کروڑ میں اور دسواں پندرہ کروڑ میں خرید تا ہے۔ جب جہاز

کراچی پہنچا تو آخری بندے نے اسے پندرہ کروڑ میں خریدا جبکہ اصل قیمت اس کی ایک کروڑ روپے ہوتی ہے۔ اب جب وہ جہاز اس کو مل جاتا ہے تو وہ اسے تھوڑا تھوڑا مختلف دکانوں میں بیچ دیتا ہے۔ پھر دکانداروں کو اسے مہنگا بیچنا پڑتا ہے۔ چنانچہ جب غریب بندہ آتا ہے اور وہ پوچھتا ہے کہ یہ چیز کتنے کی ہے تو وہ کہتا ہے کہ ایک چھٹانک اسی روپے میں۔ تو وہ بے چارہ غریب کیسے خریدے۔ یا تو وہ خریدے گا یا وہاں سے چلا جائے گا۔ اب ذرا سوچیں یہ ایک چھٹانک اسی روپے میں کیسے پہنچ گیا۔ دراصل جو بیع (خریداری) جہاز کے پاکستان پہنچنے کے درمیان ہوئی یہ باطل ہے۔ کیونکہ جہاز تو موجود نہیں تھا اور پاکستان میں اس کا سودا ہو گیا۔ بیع ہو گئی۔ اور جب بیع ہوئی تو وہ حرام اور باطل ہے۔ اور حرام بیع کی وجہ سے ایک جہاز اتنا مہنگا ہو گیا۔ اگر اسلامی حکومت ہو تو ایک بندے نے جب ایک کروڑ میں خریدا تھا تو اسی ایک کروڑ میں پاکستان آتا اور یہ جہاز جب اس دکان والے کو بیچتا تو سستا بیچتا۔ اب وہ دکان والا اسے اسی روپے کے بجائے دس روپے چھٹانک بیچتا۔ کیونکہ وہ جہاز اسلام کی وجہ سے پاکستان میں ایک کروڑ روپے ہی کا پہنچتا۔ اسلامی نظام میں اس کو اجازت نہیں تھی کہ جب تک جہاز نہیں اور وہ اس کی بیع کرے۔ لیکن افسوس کے ساتھ آج پوری دنیا میں یہی نظام چل رہا ہے۔ اس میں سرمایہ دار لوگ سرمایہ دار ہوتے چلے جارہے ہیں اور غریب لوگ غریب ہوتے چلے جارہے ہیں۔ بہر حال اس کی اور بھی بہت سی بڑی مثالیں ہیں لیکن یہ اقتصادی نظام حرام نظام ہے اور کفری نظام ہے اسی وجہ اس اقتصادی نظام کو سیکولر نظام کا ایک حصہ بنایا گیا ہے۔

## ۳۔ معاشرت

معاشرت کا مطلب ہے کہ لوگوں کو ایسی زندگی دی جائے جسے لوگ قبول کریں۔ مثلاً لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ آپ تو مرد ہیں آپ بازار میں جاتے ہیں تو عورتوں کا کیا قصور ہے کہ وہ بازار میں نہیں جاتیں انہیں بھی اجازت دینی چاہیے۔ وہ آپ کی طرح ایک انسان ہے۔ آپ بھی انسان ہیں اور وہ بھی انسان ہیں۔ ذرا سوچئے! کہ سیکولر نظام میں ایسی معاشرت کیوں رکھی گئی ہے۔ کیونکہ انسان کی طبیعت بھی یہی چاہتی ہے (کہ مرد اور عورتوں کا اختلاط ہو جیسا کہ شیطان نے اسے مزین کر کے دکھایا ہے)۔ چنانچہ انہوں نے اسی چیز کو معاشرت کا جزو بنا دیا۔

## ۴۔ وطنیت

اس کا مطلب ہے کہ وطن کی محبت رکھی جائے اس سے سیکولر نظام والوں کو یہ فائدہ ہو گا کہ اسلام کی محبت دلوں سے نکل جائے گی اور وطن کی محبت آجائے گی۔ مطلب یہ ہے کہ لوگ خود ہی کہیں گے کہ ہم وطن پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ دل دل پاکستان، جان جان پاکستان۔۔۔ میں پاکستان پر قربان ہو جاؤں۔ اسلام کی بات اگر کوئی کہے تو کہیں گے کہ

اسلام کی بات چھوڑو پہلی بات وطن کی ہے۔ وطن نہ ہو تو اسلام کہاں سے رہے گا۔ تو ان لوگوں نے وطنیت رکھی کہ اس کی وجہ سے لوگوں کے دلوں سے اسلام کی غیرت نکل جائے گی۔ اسی طرح عیسائیوں کی عیسائیت سے محبت نکل جائے گی۔ اسی طرح ہر مذہب والے کے دل سے مذہب کی محبت نکل جائے گی۔ اور پھر ایسا ہی ہوا۔

## ۶۔ عدالت

سیکولر نظام کا پانچواں مظہر ہے عدالت جہاں فیصلے کئے جاتے ہیں اپنے خود ساختہ قوانین سے جو خود انسانوں نے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔

اللہ رب العزّت فرماتے ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المائدۃ:۴۴)

اللہ کی کتاب موجود ہے پھر بھی یہ اپنے خود ساختہ قوانین سے فیصلہ کرتے ہیں۔ اللہ نے انہیں صاف صاف کافر قرار دیا ہے۔

تو وہ یہ پانچ بڑی بنیادیں ہیں۔ ان پانچ بنیادوں کو پھیلانے کے لئے، لوگوں کے دلوں میں اس کو مظبوط کرنے کے لئے، لوگوں پر اس نظام کو نافذ کرنے کے لئے یعنی لوگوں کو کافر بنانے کے لئے دو قسم کے ادارے استعمال کرتے ہیں۔ ایک قسم کے ادارہ کو کہا جاتا ہے تبلیغی ادارہ۔ وہ تبلیغ کرتا ہے کہ آپ سیکولر نظام کی طرف آجاؤ۔ ان تبلیغی اداروں میں ایک این جی اوز ہیں۔ وہ ٹیوب ویل لگاتے ہیں، کنویں بناتے ہیں، عورتوں کو گھروں میں بھیجتے ہیں جو ان کے مختلف مسائل حل کرنے میں ان کی مدد کرتی ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑے اچھے لوگ ہیں۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ آپ آجاؤ اور اس سیکولر نظام میں داخل ہو جاؤ بلکہ صرف اپنے کام سے دعوت دیتے ہیں تو لوگوں کے دل خود بخود ان کی طرف مائل ہو جاتے ہیں کہ یہ کتنے اچھے لوگ ہیں۔

ایک ادارہ ہے میڈیا۔ وہ بھی دعوت کا کام کرتے ہیں۔ لوگوں کو بتاتے ہیں کہ سیکولر نظام کتنا بہترین ہے۔ اس میں کتنے فائدے ہیں اور اس کے خلاف نظام میں کتنے نقصانات ہیں۔ دیکھو اسلام اور اسلام پسند لوگوں کو دنیا میں کتنا فساد کرتے ہیں۔ ادھر لوگ مارتے ہیں ادھر لوگ ذبح کرتے ہیں۔ یہ اچھا ہے یا یہ کہ لوگوں کو زندگی دی جائے۔ یہ میڈیا کا کام ہے۔ تو عوام بے چارے کہتے ہیں کہ یہ عجیب نظام ہے۔ یہ تو لوگوں کو زندگی دیتا ہے۔

ایک اور ادارہ ہے کھیل، یہ بھی دعوتی ادارہ ہے۔ یہ لوگوں کے دماغوں پر پردہ ڈال کر ان کو مصروف کر دیتا ہے۔ کیوں؟ اس وجہ سے کہ کہیں لوگوں کے دماغ اسلام کی طرف نہ آجائیں۔ وہ سوچیں بھی نہیں۔ اگر سوچیں بھی تو یہ ہی سوچیں کہ پاکستان نے کیا کیا، سری لنکا نے کیا کیا، وغیرہ۔ اس طرح لوگوں کے دماغ کھیل میں ہی لگے رہیں گے۔

اسی طرح ایک اور ادارہ ہے تعلیم۔ یہ لوگ تعلیم کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں سیکولر نظام پکاتے ہیں کہ وہ لوگوں کے دلوں میں رچ بس جائے۔ انہیں میں ایک اور بڑا ادارہ فحاشی اور عریانیت پھیلانے کے لئے ہے۔ اس نے گھر گھر کیبل نیٹ لگا کر دنیا میں جتنی بھی فحاشی ہوتی ہے وہ لوگوں کو گھروں پر دکھاتا ہے۔ اتنی فحاشی کہ آپ دیکھیں گے بس اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

اس کے باوجود بھی اگر کوئی ان دعوتی اداروں کی وجہ سے سیکولر نہیں بنتا اور پھر بھی اسلامی نظام والا رہتا ہے تو پھر اس پر ایک دوسرا ادارہ استعمال کرتے ہیں۔ جس کو عسکری ادارہ کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر فوج، پولیس، رینجرز، نیوی، جیٹ، ہیلی کاپٹر توپ مارٹر وغیرہ یہ سب استعمال کرتے ہیں کہ اب ان سب اداروں سے تو سیکولر نہیں بنا لیکن اب ہم آپ کو سیکولر بنائیں گے زورِ طاقت سے۔

تو میرا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک سیکولر نظام ہے۔ یہود نے بنایا ہے اپنے آپ کو رسوائی سے بچانے کے لئے۔ اس نظام کو انہوں نے دنیا والوں کے سامنے پیش کیا اور دنیا نے اس کو نہ صرف قبول کر لیا بلکہ اسے سینے سے لگا لیا۔ دنیا میں ایک قوم پاکستان بھی ہے۔ جب سے پاکستان بنا اس نے اس وقت ہی سے سیکولر نظام کو قبول کر لیا، گلے سے لگا لیا۔ اور پھر کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور اس ملک کو نام دیا اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ اس نظام کو پاکستان نے ۶۳ سال پہلے گلے لگایا اور قبول کر لیا لیکن نقصان یہ ہوا کہ جو لوگ اسے پھیلاتے ہیں وہ کافر ہیں۔ اس وجہ سے وہ کفر کو دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم نے کلمہ پڑھا ہے۔ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جو اسلامی ارکان ہیں اسے قبول کیا۔ ہم نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب اسلامی کام ہیں اور یہ سب کام ہم کرتے ہیں تو پھر ہم کیسے کافر ہیں؟

چناچہ اس حوالے سے ایک بات سمجھ لیں اسلام میں دو چیزیں ہیں ایک ہے اسلام کے انفرادی اعمال دوسرا ہے اسلام کا نظام اور قانون۔ انفرادی اعمال سے مراد ہے وہ اعمال جس کو ہر انسان اپنے لئے کرتا ہے مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تراویح، نفل، تلاوت وذکر یہ انفرادی اعمال ہیں۔ اسی طرح اسلامی نظام اور قانون سے مراد ہے ایک فضا بنانا جس میں

اسلام کے تمام قانون ہوں۔ حدود و قصاص ہوں۔ چناچہ دھوکہ دینے کے لئے اسلامی نظام کے ایک حصہ انفرادی اعمال کو سیکولر نظام کا ایک حصہ بنادیا(چاہے وہ انفرادی عمل کسی بھی مذہب کے مطابق ہوں )لہذا اب جو لوگ سیکولر نظام کے قوانین اور اصول وظوابط کو مان کر سیکولر ہوگئے ہیں ان کو اجازت ہے کہ وہ نماز پڑھیں روزہ رکھیں ،ایک دوسرے کو تبلیغ کریں اور ذکر وتلاوت کریں ہم ان کو کچھ نہیں کہیں گے۔ تو عوام کہتے ہیں کہ یہ کافر تو ہم کو کچھ نہیں کہتے ،ہم اسلامی اعمال کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں وہ ہم کو کچھ نہیں کہتے بلکہ وہ تو الٹا رمضانوں میں ہمیں افطاری کی دعوت بھی دیتے ہیں۔ یہ دراصل اس وجہ سے کہ انہوں نے ہمارے دماغ میں پردہ ڈال دیا ہے۔ جب ہم انفرادی اعمال کر رہے ہوتے ہیں (چاہے وہ اسلام کے مطابق ہوں یا کسی اور مذہب کے مطابق ہوں اور قانون سیکولر نظام کا مانتے ہوں تو دراصل یہ انفرادی اعمال کر کے ہم ) سیکولر نظام کے ایک حصہ پر چل رہے ہوتے ہیں۔ لہذا اب وہ آپ کی تحسین بھی کریں گے وہ آپ کو دعوت بھی دیں گے کہ آجاؤ ہمارے ساتھ وائٹ ہاؤس میں آکر افطاری کرو۔ لہذا یہ انفرادی اعمال سیکولر نظام کا ایک حصہ ہیں۔

اس کے برعکس اگر آپ اسلامی نظام کی طرف جائیں اور صرف ایک قدم ہی کیوں نہ اٹھائیں تو پھر وہ پوری طاقت استعمال کر کے آپ کو اسلامی نظام کی طرف جانے سے روک دیں گے۔ کیوں کہ ان کے پاس اپنے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق سیکولر نظام موجود ہے لہذا اگر آپ اسلام کے نظام اور اس کا قانون لاتے ہیں تو پھر یہ آپ کو نہیں چھوڑیں گے۔

اسی طرح اس سیکولر نظام کی مجبوری یہ ہے کہ اس میں انفرادی اعمال کے مقابلے میں کوئی چیز نہیں ہے جسے وہ اس نظام کا حصّہ بنا سکیں اور ہر شخص کو اس کا پابند کر سکیں۔ اسی لئے انہوں نے اجازت دی ہے انفرادی اعمال جو چاہے کرتے رہو لیکن نظام کو نہ چھیڑو۔

اسے ایک مثال سے سمجھ لیں ،مثلاً آپ ڈیرہ اسماعیل خان ،پشاور یا اسلام آباد میں ایک چھوٹا سا دفتر بنالیں اور اس پر یہ لکھ لیں کہ ''اسلامی عدالت''۔ اب اس کے مد مقابل چاہے مدرسہ بنائیں ،بڑا جامعہ بنائیں ،دارالافتاء بنائیں ،دارالقرآن بنائیں ،دارالحدیث بنائیں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایک دفتر بنائیں اور اس میں یہ لکھ لیں کہ '' اسلامی عدالت ''ہے یا '' شرعی عدالت '' ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس میں شرعی فیصلے کئے جائیں گے۔ تو پھر یہ اس نظام کو نہیں چھوڑیں گے۔

چناچہ اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ آج کا طاغوت یہی سیکولر ہے۔یہی سیکولرازم طاغوت ہے۔اور یہ اس وجہ سے کہ طاغوت اس کفر کو کہا جاتا ہے جس میں سرکشی ہو یعنی وہ اپنے کفر کو دوسروں کے اوپر منواتا ہو۔لہذا یہ سیکولر نظام ہی آج کا طاغوت ہے اور اس کے خلاف ہمیں جنگ لڑنی ہے۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ(الانفال:۳۹)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس کفر کا سر کاٹ دو کہ اس کا غلبہ نہ رہے۔

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا(البقرہ:۲۵۶)

یعنی جس نے طاغوت سے انکار کیا اور اللہ پر ایمان لایا اور اسلام قبول کر لیا۔باالفاظِ دیگر سیکولرازم سے جو طاغوت ہے اس کا انکار کیا اور اسلام ازم کو لے آیا تو اس نے مظبوط رسی پکڑ لی۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم پاکستانی فوج کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں آخر کیوں؟ یہاں بات واضح ہو گئی کہ پاکستان والوں نے سیکولر نظام اپنایا ہے۔اب اس کے دفاع کے لئے فوج آتی ہے ،پولیس آتی ہے،اس کے دفاع کے لئے ملیشیا،خاصہ دار ،رینجرز آتی ہے۔لہذا ہم ان کے خلاف لڑتے ہیں۔جو لوگ بھی اس سیکولر نظام کا دفاع کریں گے ان کے خلاف جہاد ہم پر فرضِ عین ہے۔اور وہ ہم کرتے رہیں گے اور اس وقت تک کرتے رہیں گے جب تک ہم اس کفر کا سر نہیں کاٹیں گے یا اپنا سر نہیں کٹوا لیں گے انشاء اللہ۔

پشتو میں ایک شعر ہے جس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ:

”یہ نہیں ہے کہ آپ پاکستان سے سیکولر نظام کو ختم کر دیں بس جہاد ختم ہو گیا!
نہیں! دنیا میں جتنے نظام چل رہے ہیں ہم ان سب کو ختم کر دیں گے۔“

ایک ہے سیکولرازم،دوسرا ہے کمیونزم، تیسرا ہے ملک ازم جو کہ قبائل میں رائج ہے۔الحمد للہ ہم نے اسے ختم کر دیا ہے۔اسلامی نظام اس جگہ اور اکثر قبائل میں رائج کیا ہے اور جہاں نافذ نہیں ہوا وہاں بھی جلد از جلد نافذ کر دیں گے انشاء للہ ! آج اسلام کا سیکولرازم سے ٹکر ہے، کمیونزم سے ٹکر ہے،ملک ازم سے ٹکر ہے ہم سب کے سر کاٹیں گے۔انشاء اللہ اب آخری دم تک یا تو ان کے سر کاٹیں گے یا اپنے سر دیدیں گے۔

اب یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے ہم افغانستان میں امریکہ کے خلاف کیوں لڑتے ہیں؟اس لئے لڑتے ہیں کہ اس نے اُدھر اسلامی نظام کو ختم کر کے سیکولر نظام جاری کیا ہے اور جمہوریت کو رائج کیا ہے تو اس لئے ہم لڑتے ہیں۔تو جس طرح ہم افغانستان میں لڑتے ہیں امریکہ کے خلاف اسی طرح ہم پاکستان میں بھی لڑ سکتے ہیں کہ ادھر بھی سیکولر اور جمہوری نظام ہے۔تو جس طرح ہم اُدھر لڑتے ہیں اسی طرح ہم اِدھر لڑتے ہیں۔جس طرح اُدھر ہم پر جہاد فرض ہے طاغوت کی وجہ سے تو اسی وجہ سے یہاں پر اس طاغوت کی وجہ سے جہاد فرض ہے۔تو اس لئے ہم پاکستان میں جہاد کرتے ہیں اور اس وقت تک کرتے رہیں گے جب تک ہم اس طاغوتی نظام کو ختم نہیں کر دیں گے۔انشاءاللہ!

اور ہم تمام مسلمان بھائیوں کو تہہ دل سے یہ اپیل کرتے ہیں وہ سیکولر نظام سے اور اس کے دھوکے سے ہرگز متاثر نہ ہوں۔طاغوت کو سمجھیں،کفر کا مطلب سمجھیں کہ وہ کیا چیز ہے اور اس کے خلاف آجائیں،کھڑے ہو جائیں اور جہاد کریں۔جزاکم اللہ تعالیٰ

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلیمن




اخوانکم فی الاسلام:

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website: http://muwahideen.co.nr
Email: help@tawhed.webege.com